بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۳۸ | جمعرات ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ہجری قمری ۲۷ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۰

## اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۵ ستمبر / تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

# قرآن کریم کے کامل متبعین کو شدائد و مصائب میں صبر کا نور عطا کیا جاتا ہے

## وہ محبوبِ حقیقی کے آلام کو برنگِ انعام دیکھتے ہیں اور بکشادگیٔ سینہ اس کو قبول کرتے ہیں

## اُن سے ایسی برداشت ظہور میں آتی ہے جو کسی بشر سے بلا تائیدِ الٰہی ممکن نہیں۔

"اور منجملہ ان عطیات کے (جو قرآن کریم کے کامل متبعین کو دیئے جاتے ہیں۔ ناقل) ایک یہ ہے کہ اُن کی معرفت اور خدا شناسی بذریعہ کشوفِ صادقہ اور علومِ لدنیہ والہاماتِ صریحہ و مکالمات و مخاطباتِ حضرتِ احدیت و دیگر خوارقِ عادت بدرجۂ اکمل و اتم پہنچائی جاتی ہے یہاں تک کہ اُن میں اور عالمِ ثانی میں ایک نہایت رقیق اور شفاف حجاب باقی رہ جاتا ہے جس میں سے اُن کی نظر عبور کر کے واقعاتِ اُخروی کو اسی عالم میں دیکھ لیتی ہے۔ ..... اور ایک لذیذ اور مبارک کلام سے ایسی تسلی اور تشفی اُس کو عطا ہوتی ہے اور خوشنودیٔ حضرت باری تعالیٰ سے مطلع کیا جاتا ہے جس سے بندہ مکروہاتِ دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑی قوت پاتا ہے۔ گویا صبر اور استقامت کے پہاڑ اُس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بذریعہ کلامِ اعلیٰ درجہ کے علوم اور معارف بھی بندہ کو سکھلائے جاتے ہیں ..... اُن کے شاملِ حال ایک عظیم الشان نور ہوتا ہے جس کے مشاہدہ کے سبب سے طالبِ صادق بدیہی طور پر اُن کو شناخت کر سکتا ہے۔ اور حقیقت میں وہی ایک نور ہے جو اُن کے ہر ایک قول اور فعل اور حال اور قال اور عقل اور فہم اور ظاہر اور باطن پر محیط ہو جاتا ہے اور صدہا شاخیں اُس کی نمودار ہو جاتی ہیں اور رنگا رنگ کی صورتوں میں جلوہ فرما تا ہے۔ وہی نور شدائد اور مصائب کے وقتوں میں صبر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور استقامت اور رضا کے پیرایہ میں اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ تب یہ لوگ جو اُس نور کے مورد ہیں آفاتِ عظیمہ کے مقابلہ پر جبالِ راسیات کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اور جن صدمات کی ادنیٰ مس سے ناآشنا لوگ روتے اور چلاتے ہیں بلکہ قریب بہ مرگ ہو جاتے ہیں۔ ان صدمات کے سخت زور آور حملوں کو یہ لوگ کچھ چیز نہیں سمجھتے اور فی الفور حمایتِ الٰہی کنارِ عاطفت میں اُن کو کھینچ لیتی ہے اور کوئی خامی اور بے صبری اُن سے ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ محبوبِ حقیقی کے ایلام کو برنگِ انعام دیکھتے ہیں اور بہ کشادگیٔ سینہ و انشراحِ خاطر اُس کو قبول کرتے ہیں۔ بلکہ اُس سے متلذذ ہوتے ہیں۔ کیونکہ طاقتوں اور قوتوں اور صبروں کے پہاڑ اُن کی طرف رواں کئے جاتے ہیں اور محبتِ الٰہیہ کی پُرجوش موجیں غیر کی یادداشت سے اُن کو روک لیتی ہیں۔ پس اُن سے ایک ایسی برداشت ظہور میں آتی ہے کہ جو خارقِ عادت ہے اور جو کسی بشر سے بلا تائیدِ الٰہی ممکن نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۵۴ تا ۴۵۷ حاشیہ در حاشیہ)

## بنی نوع سے ہمدردی

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں تمام ..... عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا۔ اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا۔ اور سچی برکات کا اس سے پانا۔"

(اربعین نمبر ۱ ص ۳)

## ضروری اعلان

مشین کی خرابی کی وجہ سے کل ۲۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(منیجر)

پبلشر: مسعود احمد ، طابع سید عبدالحق ، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت روزنامہ الفضل ۔ دارالرحمت غربی ربوہ : قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

۲۷ تبوک ۱۳۶۳ ہش

# اولوا الالباب کی دو بنیادی صفات اور ان سے انحراف کا انجام

ہم گزشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد کی آیات ۲۰ تا ۲۵ میں اس امر کا ذکر کر کے کہ نصیحت صرف اولوا الالباب (یعنی اہل خرد) ہی حاصل کرتے ہیں۔ اہل خرد کی سات علامتیں بیان کی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ (۱) وہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں (۲) وہ ان رشتوں کو قائم رکھتے ہیں جنہیں قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (۳) وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات سے خائف رہتے ہیں کہ کہیں ان کا حساب سختی سے نہ لیا جائے۔ (۴) وہ مصائب و شدائد وارد ہونے پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں (۵) وہ نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں (۶) وہ اللہ کے عطا کردہ مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل نہیں کرتے (۷) وہ بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے رہتے ہیں۔ ان آیات کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان صفات سے متصف اولوا الالباب کے لئے دنیا و آخرت میں بہترین انجام مقدر ہے۔

آج ہم اس ضمن میں یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اولوا الالباب کی مذکورہ بالا صفات میں سے پہلی دو صفات ان کی بنیادی صفات ہیں۔ باقی پانچ صفات ان بنیادی صفات کی فرع یا شرح کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ دو بنیادی صفات جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو بہر صورت و بہر حال پورا کرنا۔

(۲) ان رشتوں کو قائم رکھنا جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

یہ دو بنیادی صفات اگر غور کی جائے تو حقوق اللہ اور حقوق العباد پر مبنی ہیں اور شریعت کے بھی بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے حقوق العباد کی ادائیگی۔ شریعت کے سارے احکام ان دو بنیادی احکام کی ہی شرح ہیں ان میں شریعت کے جملہ احکام کی بجا آوری شامل ہے۔ اسی لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرعد کی آیات ۲۰ تا ۲۵ میں اولوا الالباب کی سات صفات کا ذکر کیا ہے لیکن آیت ۲۶ میں فرمایا۔ جو لوگ پہلی دو صفات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑیں گے اور جن رشتوں کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ انہیں جان بوجھ کر قطع کریں گے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غفلت برتیں گے اور انہیں عمداً تلف کر کے فساد فی الارض کے مرتکب ہوں گے ان کا انجام بہت برا ہوگا وہ کیا ہوگا؟ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

(الرعد آیت ۲۶)

رہے وہ لوگ جو اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا ہے۔ پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور ان رشتوں کو جنہیں اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے قطع کرتے ہیں اور (اس طرح) زمین میں فساد ڈالتے ہیں۔ سو ان کے لئے لعنت ہے۔ انہوں نے دنیا میں خرابی کے سوا کچھ حاصل نہیں کیا۔

پس آیت سے ظاہر ہے کہ دو برائیاں یعنی اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑنا اور نوع انسانی کے مابین اللہ تعالیٰ نے جو رشتے قائم کئے ہیں انہیں توڑنا ایسی خطرناک برائیاں ہیں کہ جو لوگ ان میں ملوث ہوتے ہیں۔ وہ راندۂ درگاہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ خدا خود ان پر لعنت ڈالتا ہے، وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے اور ان کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔

ظاہر ہے جو لوگ اللہ کو واحد لاشریک ماننے کے بعد غیر اللہ کو اپنا ملجا و ماویٰ بناتے ہیں اور اپنی تمام امیدوں کو ان کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑتے ہیں اللہ ان سے کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو باہم اخوت و مساوات کا حکم دیا ہے۔ وہ اخوت کی بجائے دشمنی کے بیج بوتے ہیں اور ایک کو دوسروں سے الگ کر کے اس کے خلاف تشدد کا پرچار کرتے ہیں، اسے اذیتیں پہنچاتے اور اس کے خلاف ظلم روا رکھنے کو کار ثواب گردانتے ہیں اور اس طرح فساد فی الارض کے مرتکب ہوتے ہیں خدا ان سے کیسے راضی ہو سکتا ہے۔ وہ ان پر غضبناک نہ ہو تو اور کیا کرے اور انہیں کیوں نہ اپنی لعنت کا مورد بنائے۔

ایسے لوگ ہرگز بھی عند اللہ اولوا الالباب کے زمرہ میں شمار کئے جانے کے قابل نہیں ہوتے۔ وہ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (الرعد آیت ۲۰) کی رو سے نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ان پر کسی نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف مائل نہ ہونے کی وجہ سے دن بدن قعر مذلت میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر بھی فساد فی الارض پر منتج ہونے والے افعال سے باز نہیں آتے۔

انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اولوا الالباب والی صفات سے متصف کرے تاکہ عند اللہ اولوا الالباب کے زمرہ میں شمار ہو کر دنیا اور آخرت میں اچھے انجام کا وارث قرار پا سکے۔

---

# ہمیں کو گیت محبت کے گانے ہیں یارو

ہمیں کو دیپ سرِ رہ جلانے ہیں یارو
ہمیں کو گیت محبت کے گانے ہیں یارو

یہ آزمائشِ پیہم، یہ سختیاں۔ واللہ!
ہمیں نوازنے کے سب بہانے ہیں یارو!!

"یہ کم نصیبی سہی پر کسے نصیب ہوئی؟
ہر ایک بزم میں اپنے فسانے ہیں یارو

عجیب رنگ میں اب کے بہار آئی ہے
کہ روح زخمی ہے لب پر ترانے ہیں یارو

زبان سے سبھی اقرار کرتے رہتے تھے
پڑا ہے وقت تو وعدے نبھانے ہیں یارو

(محمد رفیع رضا۔ ربوہ)

---

**امراء کرام و صدر صاحبان:** تحریک جدید کے نئے سال کا استقبال کرنے کیلئے ۲۸ تبوک / ستمبر سے ہفتہ تحریک جدید منائیں!
(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نماز کی اہمیت اور اُسکے آداب

(مکرم شہزادہ قمر الدین منظر صاحب - نیورن برگ مغربی جرمنی)

نماز ایک عبادت ہے جو کہ سب سے زیادہ اہم اور لازمی ہے۔ نماز کی جتنی تاکید معبود حقیقی رب العالمین نے قرآن پاک میں فرمائی اتنی کسی عبادت کی نہیں۔ نماز وہ دعا ہے جو تسبیح و تحمید تقدیس اور استغفار کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ نماز قبولیت دعا کی کنجی ہے نماز مشکلات کو دور کرتی ہے اور گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے۔ ہر قسم کی برائیوں بے حیائیوں، لغو باتوں اور ناپسندیدہ حرکات سے روکتی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ یہ دل کو سکون راحت اور اطمینان پہنچاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) فرماتے ہیں "نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نماز معاف نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوتی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ اور انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں"

حضرت مسیح موعود نے ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح نماز میں تضرع کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف مکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کا ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم و عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرتے ہیں گزار دیتے ہیں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

جس گاؤں میں تین آدمی ہوں۔ اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں۔ تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔

مومن اپنی نمازوں کو ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اور کبھی اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نمازیں فضول ہیں۔ ان میں کوئی خوشی راحت اور دلچسپی کا سامان نہیں۔ ایسے لوگ نادانی اور لاعلمی کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت نہیں ہوتا۔ اگر ان کو یقین ہو کہ خدا ہے اور انسان نے مرنا برحق ہے۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق استوار کریں۔ اور نمازوں میں گریہ وزاری کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوزخیوں سے پوچھا جائے گا تمہیں کونسی چیز جہنم کی طرف لے گئی۔ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ نیز فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر ایک بھی نماز ترک کی گویا اس نے کفر اختیار کیا۔

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں

"جو شخص نماز چھوڑتا ہے۔ میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہیں ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اُسے پیش آئے گا کہ جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح بے ایمان ہو کر مرے گا"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۲۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر عمداً نماز ترک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے تین آفتوں میں مبتلا کر دے گا۔

(۱) اس کے چہرے کا نور زائل ہو جائے گا۔

(۲) مرتے وقت اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی

(۳) سب سے بڑی سزا یہ ملے گی کہ دُنیا سے توحید کی شہادت دیئے بغیر ایمان سے محروم رخصت ہوگا۔

تمام نمازوں کا ترک کرنا تو ایک طرف ذرا غور کریں کہ صرف ایک نماز ترک کرنے پر کتنی شدید تنبیہات کی گئی ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

جس نے ایک وقت کی نماز ترک کی اس نے خود کو کند چھری سے ذبح کر ڈالا۔ جس نے دو وقت کی نماز ترک کی اُس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے منقطع کر ڈالا۔ جس نے تین وقت کی نماز ترک کی اُس نے میری روح کو تکلیف پہنچائی جس نے چار وقت کی نماز ترک کی اس نے گویا تمام الہامی کتابوں کا انکار کیا۔ اور اس طرح عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ جس نے پانچوں وقت کی نماز چھوڑ دی اس کے لیے غیب سے آواز آئی کہ اے معصیت کار سُن کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تو مجھ سے بیزار ہے۔ ہمارے زمین و آسمان کی حدود سے باہر نکل جا۔ بالآخر وہ شخص توبہ کیے بغیر ہی آغوشِ اجل میں پہنچ جاتا ہے۔

بہت سے لوگ نماز تو ادا کرتے ہیں۔ لیکن وہ صبح کی نماز ترک کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز سحر ادا نہ کرے گا اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی۔ جو ظہر کی نماز ترک کر دیگا اس کے دل سے نورِ الٰہی نکل جائے گا۔ جو عصر کی نماز ترک کرے گا۔ اس کے اعضاء میں قوت باقی نہ رہے گی۔ مغرب کی نماز چھوڑنے والے کو کھانے میں مزا نہ آئیگا۔ اور عشاء کی نماز ترک کرنے والے کو دنیا و آخرت میں مومن نہ سمجھا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اس نے نماز ادا کی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر ارشاد فرمایا جاؤ نماز ادا کرو۔ کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ واپس لوٹا اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی اس کے بعد پھر آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کیا آپ نے پھر یہی فرمایا۔ کہ جاؤ نماز پڑھو کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ تب اس نے عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے بتا دیجیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو۔ تو تکبیر کہو اس کے بعد قرآن کریم میں سے جو حصہ پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ اور رکوع میں اطمینان سے جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز اس طرح ادا کرو" (بخاری)

## نمازی کیلئے چند ضروری باتیں

۱۔ نمازی کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں جو الفاظ زبان سے کہے اس کے مفہوم اور مطلب سے اچھی طرح آگاہ ہو۔ یعنی ان الفاظ کے معنی اور مطلب سے بخوبی واقف ہو۔ کیونکہ سوالی کو اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا سوال کر رہا ہے تو اس کے سوال کرنے کا فائدہ کیا۔

۲۔ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ نماز آہستہ آہستہ خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی جائے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ فرمایا۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔

(المؤمنون آیت ۲-۳)

یعنی وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی اور زاری کرتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً" (الاعراف آیت: ۵۶)

یعنی نماز میں اپنے رب کو عاجزی اور دھیمی آواز سے پکارو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ایسے طور پر عبادت کرے کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اُسے نہیں دیکھتا تو یقیناً وہ تجھے دیکھتا ہے یعنی اپنی نماز کو کم از کم یہ یقین رکھتے ہوئے ادا کرو کہ خدا تعالیٰ کی نظر سے اس کی اچھائی یا برائی پوشیدہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود اللہ کی سلامتی آپ پر ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"سوائے وے تمام لوگو جو اپنی تئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اسوقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ (کشتی نوح)

(۳) نمازی کے لیے ضروری ہے کہ اس کا جسم لباس اور نماز پڑھنے کی جگہ صاف ہو۔ لیکن اس کا بہانہ بنا کر نماز چھوڑ دینا گناہ ہے جس حد تک صفائی ممکن ہو۔ صفائی رکھی جائے مگر نماز ترک کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ اگر کپڑے ناپاک ہوں اور نماز کا وقت نکل رہا ہو تو پہلے نماز پڑھے پھر پاکیزگی اختیار کرے

(۴) نماز امام کے پیچھے پڑھی جانی ضروری ہے اگر کوئی اکیلا ہی ہو تو خود ہی تکبیر اقامت کہے اور خود امام بنکر اکیلا ہی نماز ادا کرے جیسے وہ کسی کو نماز پڑھا رہا ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے ایسی حالت میں فرشتے مقتدی ہوں گے۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔
یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔
یہ ارشاد ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ پنجگانہ نمازیں پڑھیں۔ نمازیں ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھیں۔ نماز میں عاجزی انکساری اور دعاؤں پر زور دیں اور اور نماز تہجد کی بھی عادت ڈالیں۔

۶۔ نماز کے لیے صفیں سیدھی رکھیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں سخت پابندی اور تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر صفیں ٹیڑھی ہوں تو مومنوں کے دل ٹیڑھے ہونے کا خطرہ ہے اس امر کی خاص طور پر پابندی کیجائے

۷۔ صف کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہیئے اس کو پُر کرنا چاہیئے ایک نمازی کو دوسرے نمازی کے ساتھ ملکر کھڑا ہونا چاہیئے۔

۸۔ نماز سے قبل خاموشی سے ذکر الٰہی کرنا چاہیئے نماز کے انتظار کا وقت بھی نماز کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس قیمتی وقت کو ضائع کرنا بہت ہی معیوب اور ناپسندیدہ ہے

۹۔ نماز کے دوران بولنا اِدھر اُدھر دیکھنا یا غیر ضروری حرکات کرنا منع ہے۔ نمازی کی نظر کھڑے ہونے کے وقت سجدہ کی جگہ پر اور رکوع کی حالت میں پاؤں کے پنجوں کے درمیان ہونی چاہیئے۔ سجدہ کی حالت میں نمازی کو اپنی کہنیاں زمین پر لگا کر پھیلانی نہیں چاہئیں۔ اس طرز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ نہ ہی کہنیاں جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، بلکہ جسم سے کسی قدر علیحدہ ہوں۔

۱۰۔ سجدہ کی حالت میں نمازی کا ماتھا اور ناک جائے نماز پر لگنے چاہئیں۔ اور دونوں پاؤں زمین کے ساتھ لگنے چاہئیں۔ پاؤں کو اٹھا کر اونچا کر لینا منع ہے۔

۱۱۔ نماز اطاعت کا سبق سکھاتی ہے۔ نمازی کا فرض ہے کہ تمام حرکات میں امام کی کامل اطاعت کرے۔ امام کی حرکت سے پہلے کوئی حرکت نہ کرے۔ اس بارہ میں سخت وعید آئی ہے۔ اگر امام بھول جائے تو سبحان اللہ کہہ کر توجہ دلائی جاسکتی ہے اطاعت بہر صورت لازم ہے۔ اگر کوئی رکعت جماعت سے رہ جائے تو جب تک امام دونوں طرف پوری طرح سلام نہ پھیرے رکعت پوری کرنے کے لیے اپنی جگہ سے نہ اٹھیں۔

۱۲۔ مسئلہ یہ ہے کہ امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ کی قرأت مقتدی بھی دُہراتا ہے۔ لیکن قرآن مجید کے باقی حصہ کو جو امام پڑھتا ہے دہرانا درست نہیں۔ اس حصہ کو خاموشی سے سُننا اور مطالب پر غور کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ جب نماز شروع ہو جائے تو فوراً نیت باندھ کر نماز شروع کر دی جائے امام کے رکوع میں جانے کا انتظار نہ کیا جائے۔ جو شخص عمداً نماز میں شامل نہ ہو اور رکوع میں جانے کا انتظار کرتا رہے اور پھر شامل ہو۔ اس کی وہ رکعت نہیں ہوتی۔

۱۴۔ تکبیر تحریمہ (یعنی وہ تکبیر یا اللہ اکبر جس سے امام نماز شروع کرتا ہے) کے بعد بولنا تک منع ہے۔

۱۵۔ فرض نماز ختم ہونے کے بعد تسبیحات پڑھنی چاہئیں۔ جن کی ایک صورت یہ ہے کہ ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا جائے۔

نماز کے آداب کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود (اللہ کی سلامتی آپ پر ہو) فرماتے ہیں:۔

"تم ایسے ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو۔ تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو۔ اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا راضی ہوگا یا ناراض نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نماز اس لیے نہیں کہ ٹکریں ماری جائیں۔ یا مُرغ کی طرح ٹھونگیں مار لیں۔ بہت سے لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ کچھ نہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے سجدہ کرو تم اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لیے دعا کرو۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ صفحہ ۵ ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

قرآن مجید میں پیدائش انسانی کا اصل مقصد عبادتِ الٰہی بیان کیا گیا ہے اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ زمانہ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے فلیعبدوا ربّ ھذا البیت تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ۔ اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے اب تک اس مقام کو نہیں پایا کتنے احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں لیکن چندہ سے تو دین نہیں پھیلتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلیعبدوا ربّ ھذا البیت دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہی ہوتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں وہ بے شک دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں۔ مگر ذکرِ الٰہی کرنا ..... راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا اعتکاف کرنا یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جنکا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ اُن کی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے اعتکاف کرنے والے لوگ اور تیری عبادت میں اپنا وقت گزارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو۔ انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلا نفس ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے پاتا ہے نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی سے پڑھیں لوگ سُنتیں جلدی جلدی ختم کر لیں ..... بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ امام کے ساتھ آہستہ آہستہ نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے۔ تو امام رکوع میں ہی ہو۔ اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں۔ لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹ پٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ جو نہایت نامناسب اور (دینی) تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

ہم میں سے ہر شخص کی خواہش ہے کہ ہمارا دین ترقی کرے اس کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہی ہوگی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے۔ جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہہ و بالا کر دی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔ پس مصلّے پر بیٹھنے کے معنی نکما پن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ تو بے شک بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے۔ مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کرے گا۔ جو باقی چوبیس گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کریں۔ اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں کیونکہ (دین حق) کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ایک ایسا نور پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی اور طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

(ارشاد حضرت مصلح موعود)

گزشتہ سے پیوستہ سال ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ مغربی جرمنی کے دوران ۲۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء کو البیت النور فرانکفورٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب مغربی جرمنی کو عبادات اور خصوصاً نماز کی اہمیت کے بارے توجہ دلائی نیز دورۂ مشرق بعید میں بھی اور گاہے بگاہے مرکز سلسلہ میں اپنے خطبات میں نماز کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہت توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ مغربی جرمنی میں حضور کا تاریخی خطبہ جمعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ نماز کے بارے میں حضور پرنور کے اہم ارشادات اس مضمون کے آخر میں مختصراً تحریر ہیں حضور نے فرمایا۔

"میں دو باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانی چاہتا ہوں۔

(۱) اوّل یہ کہ پانچ وقت نماز کی عادت ڈالیں یہ دین کی زندگی کی حفاظت کے لیے ضروری ہے"۔

(۲) "میں خاص طور پر ان ملکوں کے احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے رب سے یہ عہد کریں۔ کہ خدا کی عبادت سے غافل نہیں ہوں گے۔ یہ ان کی زندگی کا سرمایہ ہے۔ یہ ان کا زادِ راہ ہے۔ ان کی ذات کے لیے بھی اور جماعت کی اجتماعی حیثیت کے لحاظ سے بھی یہ زادِ راہ جتنا زیادہ ہوگا احمدیت ..... کو اتنی ہی زیادہ قوت طاقت اور شان و شوکت نصیب ہوگی اس سلسلے میں چند مشورے احبابِ جماعت کو دیتا ہوں سب سے پہلے تو دوست یہ عہد کریں کہ جہاں تک ممکن ہو، سوائے اُن ضروریات کے جن میں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے۔ کہ نمازیں جمع کی جائیں، نمازیں اپنے وقت پر ادا کیا کریں اور اس بات کی پرواہ نہ کیا کریں کہ کون آپ کو دیکھ رہا ہے اور کیا سمجھ رہا ہے"۔

۳۔ "تیسری بات وقت پر نماز پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس بارہ میں میں پہلے کہہ چکا ہوں"

۴۔ "چوتھی بات نماز باجماعت کے متعلق ہے اس سلسلے میں میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ لوگوں کو یہ وہم ہے کہ جب تک آٹھ دس آدمی اکٹھے نہ ہو جائیں نماز باجماعت نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین عطا ہوا۔ وہ ایسا کامل اور عظیم الشان دین ہے کہ اسکی راہ میں کسی صورت میں کسی شکل میں کوئی مشکل بھی حائل نہیں ہوتی"

ہر مشکل کا حل ہمارے دین۔ (کامل) میں موجود ہے ہر مشکل کو رحمت میں بدلنے والا نبی ہمیں عطا ہو گیا ہے پھر لڑکی کونسی بات ہے۔ پس اگر احباب جماعت اپنے آپ کو ان ملکوں میں مجبور سمجھتے ہیں۔ تو اکیلے ہی باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ تکبیر کہا کریں اور باقاعدہ باجماعت نماز کی طرح نماز پڑھا کریں۔ اور یقین رکھیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات ہرگز جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ خدا کے فرشتے آسمان سے اُتریں گے اور وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھا کریں گے آپ متقیوں کے امام بنائے جائیں گے اگر آپ نماز کا حق ادا کرنا سیکھ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہونے لگیں گے۔ اور کثرت سے نازل ہوں گے۔ کہ ان کے سمیٹنے کے لیے آپ کا پیمانہ چھوٹا رہ جائے گا۔ خدا کے فضل آپ کے پیمانوں کے کناروں سے بہہ نکلیں گے۔ آخری بات اس سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کیا کریں۔ نماز قائم کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان خود نماز پڑھتا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ لوگوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرتا رہے۔ پس آپ اپنے ماحول میں روزمرہ کا یہ اسلوب بنا لیں زندگی کا یہ دستور بنا لیں کہ اپنے دوستوں کو بھی تلقین کیا کریں اپنی بیوی اور بچوں کو بھی تلقین کیا کریں"۔

"نماز باجماعت کے لیے کہتے چلے جائیں کہتے چلے جائیں آخر ایک وقت ایسا آئیگا کہ تمہاری تذکیر سے اور تمہاری نصیحت سے بے نمازیوں کے دل بھی مغلوب ہو جائیں گے اگر تم ان کو کہتے چلے جاؤ گے اور نہیں تھکو گے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔

پس احباب جماعت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو اپنے بچوں کو اپنے ساتھیوں کو اپنے دوستوں کو نماز باجماعت کی ہمیشہ تلقین کرتے رہیں اگر یہ چیزیں آپ کریں تو پھر معاشرہ خواہ کیسا بڑا ہو کیسا مخالفانہ ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی نمازوں کی حفاظت ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب افراد جماعت کو خلیفۂ وقت کے تمام ارشادات پر عمل پیرا ہونے نماز کی اہمیت کو سمجھنے عمل کرنے اور عبادات کا حق ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ اپنے ہی خاص فضل سے بہت زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

---

# درخواستہائے دعا

محترمہ صابرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری چراغ دین صاحب فیصل آباد میں ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

(نذیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

- خاکسار ایف اے کا امتحان دے رہا ہے نیز میرے بھائی منیر احمد صاحب سروس کے سلسلے میں پریشان ہیں۔

(دبیر احمد۔ جیکب آباد)

- میری بیٹی بشریٰ خانم کا کراچی میں گردے کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے اور عزیزم نصر اللہ کا نومولود بیٹا ہسپتال میں داخل ہے۔

(ملک عبد اللہ خاں احمد۔ سمبر وال)

- عزیزہ امۃ اللہ بنت مکرم ماسٹر عبد العلیم صاحب آف بشیر آباد قریباً دو ماہ سے شدید بیمار ہے۔

محمد اسمٰعیل خالد (سنجر چانگ)

- خاکسار کے والد اور والدہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار آج کل کاروباری اور دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

(نعیم احمد طاہر۔ دارالرحمت غربی)

- مکرم حاجی محمد علی صاحب کی ۱۹۸۲ء میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی ابھی تک افاقہ نہیں ہوا آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔ (بشیر احمد بابر۔ بدو ملہی)

- خاکسار کی سلمیٰ بشیر دو سال سے بیمار ہیں

(ملک بشیر احمد دارالعلوم شرقی ربوہ)

- خاکسار کی بیٹی عرصہ دراز سے خارش میں مبتلا ہے۔

(صدف وحید دارالرحمت غربی ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

---

## ہفتۂ وصولی وقف جدید

## دفتر اطفال

(۴ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر)

جس میں - ● زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنا کر ان کے نام و پتہ جات سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔

- ● ٹارگٹ کے حصول کی پوری کوشش کی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## ضروری اعلان برائے امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات

## بابت چندہ جات

تمام امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن لجنات کے چندہ جات ان کے پاس جمع ہیں۔ براہ کرم ۳۰ ستمبر تک ان کو مرکز میں براہ راست دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان رقوم کو اس سال کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مکرم میاں عبدالعزیز مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم شریف احمد صاحب کولون مغربی جرمنی

خاکسار کے والد میاں عبدالعزیز ۱۴ نومبر ۱۹۸۲ء ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میاں صاحب مرحوم حاجی محمد رمضان کے بیٹے تھے۔ ہمارے گھرانے میں احمدیت کس طرح داخل ہوئی اس کی کہانی میاں صاحب کچھ اس طرح بتایا کرتے تھے۔ میاں صاحب کے والد صاحب یعنی ہمارے دادا جان حاجی محمد رمضان جب سچائی کی تلاش اور جستجو کر رہے تھے۔ عین اسی موقع پر انہیں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی حج کے موقع پر آپ نے بہت دعا کی کہ اے اللہ اگر احمدیت تیری ہی جماعت ہے تو تو مجھے اس کی سچائی کے بارہ میں خود ہی مطلع کر۔ بہت دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ خواب احمدیت قبول کر لینے کا اشارہ فرمایا۔ حج سے واپسی پر آپ نے اپنے گھرانہ میں یہ بات بتائی۔ پورے گھرانہ نے آپ کا ساتھ دیا اور سارے کا سارا خاندان آپ کے ہمراہ قادیان گیا سب بیعت کر کے واپس لوٹے۔

تقسیم ملک کے بعد ہمارے والد صاحب چک ۲۷ ج ب کلاں ضلع فیصل آباد میں مستقل طور پر مقیم ہو گئے۔ مقامی جماعت نے میاں صاحب کو صدر جماعت اور سیکرٹری مال منتخب کر لیا۔ محترم میاں صاحب اپنے گاؤں میں زمیندارانہ زندگی کی گوناگوں مصروفیات کے باوجود دینی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ الفضل اخبار ہمیشہ اپنے گاؤں میں منگوایا کرتے تھے۔ دینی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ ہماری زرعی زمین کے قریب ایک بڑی نہر ہے جہاں سرکاری ملازمین (بیلدار) کافی تعداد میں کام کرتے رہتے ہیں۔ میاں صاحب اپنی زمیندارانہ مصروفیت میں سے وقت نکال کر نہر پر کام کرنے والوں کے پاس چلے جایا کرتے اور احمدیت کے بارے میں ان سے گفتگو کیا کرتے۔ ان کے اقسران یا دوسرے پڑھے لکھے افراد کو الفضل اور دوسری دینی کتب دیا کرتے تھے۔

میاں صاحب چونکہ مویشیوں کی بیماریوں کا علاج معالجہ کیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے خاص و عام میں میاں صاحب کہلائے۔ دور دراز سے لوگ میاں صاحب کے پاس بیمار مویشیوں کو لایا کرتے تو وہ علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کو احمدیت سے بھی متعارف کرواتے۔

غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ مجھے کافی عرصہ پہلے کا ایک واقعہ یاد ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک غریب آدمی تھا جس کی بینائی اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ دیکھنے سے بھی معذور تھا لیکن آنکھوں کے اپریشن کروانے کے لئے اس کے پاس وسائل نہ تھے۔ میاں صاحب کو پتہ چلا تو فوراً اس کے پاس گئے ڈھارس بندھائی اور اپریشن کے اخراجات دے کر شہر بھجوایا۔ اپریشن سے اس غریب انسان کی نظر اس قابل ہو گئی کہ وہ ہر چیز کو آسانی سے دیکھنے لگ گیا۔ وہ شخص اب تک جب بھی ہمیں ملتا ہے تو میاں صاحب مرحوم کو ہزار ہزار دعائیں دیتا ہے۔

ہمارے گاؤں میں البیت الاحمدیہ کچی تھی۔ میاں صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ یہ پکی بن جائے۔ آپ نے اس کے لئے بہت بھاگ دوڑ کی اور دوسروں سے بڑھ کر اپنی جیب سے رقم خرچ کر کے پکی بنوائی۔ اس طرح ان کی یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ اپنی بیماری کی حالت میں بھی باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جاتے تھے۔ نماز تہجد کا التزام بھی کرتے تھے۔ میاں صاحب امام جماعت احمدیہ کے ہر چھوٹے بڑے حکم پر دل و جان سے عمل کرنے والے تھے۔ رسم و رواج کے سخت خلاف تھے۔ امام جماعت سے محبت خدا اور اس کے رسولؐ سے عشق۔ حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے عاشق صادق۔ کتب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے شائق۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک ملنسار۔ نہایت صابر و شاکر۔ خوش مزاج زندہ دل۔ چلتے پھرتے اپنے قول و فعل سے احمدیت کا عملی نمونہ پیش کرنے والے تھے۔ ہمارے لئے دعاؤں کا انمول خزانہ تھے۔ محبت کا عظیم سمندر۔ عزیز و اقارب کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے۔ ہر کسی کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے۔ کسی کو ان سے کسی قسم کی کوئی رنجش نہ تھی۔ ہر کسی کے دکھ کو اپنا دکھ جان کر اس کا دکھ بانٹ لیتے تھے۔ ان سے جو ایک دفعہ ملتا ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا

نومبر ۱۹۸۲ء میں اچانک خاکسار کی اہلیہ سخت بیمار ہو گئیں تو انہیں فیصل آباد شہر میں ہسپتال داخل کروایا۔ چار پانچ روز بعد صلاح و مشورہ کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ منتقل کروا دیا۔ خاکسار کے بڑے بھائی صاحب جب میری اہلیہ کو ربوہ ہسپتال چھوڑ کر میاں صاحب کے پاس گاؤں آئے تو میاں صاحب کے دریافت کرنے پر بھائی صاحب نے خاکسار کی اہلیہ کی حالت نازک بتائی تو میاں صاحب کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ کیونکہ خاکسار اس وقت یہاں جرمنی آیا ہوا تھا میاں صاحب نے بھائی صاحب کو فرمایا کہ کہیں جانا نہ میرے پاس ہی رہنا۔ آج میں خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضری دینے والا ہوں۔ بھائی صاحب نے کچھ کھانے کے لئے پوچھا تو فرمایا لے آؤ۔ بھائی صاحب کھانا لے کر واپس آئے تو میاں صاحب اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو چکے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ربوہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ خاکسار کی اہلیہ بھی فوت ہو چکی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دونوں جنازے از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے میاں صاحب اور خاکسار کی اہلیہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی اپنی رضا اور پیار کی راہوں پر چلائے۔ خاکسار کے چار بچے اس وقت پاکستان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔ اسی طرح اپنی والدہ محترمہ اور دو بہنوں اور دو بھائیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

## ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو دیہاتی جماعتوں میں تعلیم القرآن اور تربیت کے امور سرانجام دینے کے لئے مناسب اور موزوں افراد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواستیں صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ مقامی)

## امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۸۴ء

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی امتحان سہ ماہی سوم مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق ستمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شریک کیا جائے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۵ ربع دوم
۲۔ کتاب الفاخ قادیہ از ص۹۹ تا ص۱۴۴
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از ص۱۳۳ تا ص آخر نیا ایڈیشن

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## ضروری اعلان

حکومت ضلع راجن پور میں بندوبست اراضیات کا کام شروع کر رہی ہے۔ بعض مواضعات میں اشتمال اراضیات کا کام بھی ہوگا۔ لہٰذا ایسے جملہ احباب جن کی اراضی ضلع ہذا میں واقع ہے وہ اپنی اراضیات کی تفصیل سے مطلع کریں تاکہ ان کے حقوق کی نگہداشت کی جا سکے۔ اسی طرح سینٹرل گورنمنٹ ضلع ہذا میں واقع اپنی بعض اراضیات بذریعہ نیلام عام فروخت کرنے کا کام شروع کر چکی ہے۔ اگر کوئی دوست ایسی اراضیات خریدنا چاہتے ہوں تو وہ تفصیلات کے لیے اس عاجز سے رابطہ قائم فرمائیں۔ جس کے لیے خود تشریف لائیں۔

(میاں اقبال احمد۔ ایم اے۔ ایڈووکیٹ۔ راجن پور)

# وصایا!

**ضروری نوٹ:** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اختلاف ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل ۲۵۴۱۴

میں شیخ احمد علی ولد ماسٹر امام علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان نمبر 80-A، لالہ رخ کالونی واقع واہ کینٹ صدر انجمن قیمت خود تشخیص کرے

۲۔ مکان ۱۱/۳ محلہ دارالبرکات ربوہ قیمت صدر انجمن احمدیہ خود تشخیص کرے

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

شیخ احمد علی 80-A لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

گواہ شد بنمبر ۱۔ [illegible] مجید [illegible]

بی سلسلہ وصیت ۲۰۶۴۲

گواہ شد بنمبر ۲ محمد شریف سیکرٹری مال واہ کینٹ

## مسل ۲۵۴۱۶

میں عبدالرحیم طارق ولد عبدالستار صاحب قوم میاں مغل پیشہ بیکاری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ پلاٹ ۹ مرلہ محلہ دارالنصر ربوہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ پلاٹ ۲۰ مربع گز مالیتی -/۳۳۳۳ روپے واقع کراچی۔ ۳۔ موٹر سائیکل ۱۰۰ سی سی مالیتی -/۷۰۰۰ روپے

میزان -/۱۵۶۰۰ روپے

اسوقت مجھے مبلغ -/۳۵۰۰ روپے ماہوار بصورت نامعلوم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

عبدالرحیم طارق سی۔ ۹ بلاک بزم فٹ فور اکرم سکوائر ایف سی ایریا کراچی

گواہ شد بنمبر ۱ خواجہ وجاہت احمد موصی وصیت ۲۲۱۵۲

گواہ شد بنمبر ۲۔ مبارک احمد بھٹی ولد منظور احمد سعید صاحب وصیت ۲۴۱۰۰

## مسل ۲۵۴۱۷

میں ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیم صاحب ہلی قوم جٹ ہلی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۲۰۰ روپے بذمہ خاوند ۲۔ طلائی کانٹے وزنی ۱/۴ ۱ تولہ مالیتی -/۲۵۰۰ روپے۔ ۳۔ سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیم صاحب ہلی ۱۷۔ ناصر آباد کالونی ربوہ

گواہ شد بنمبر ۱۔ محمد اشرف جہل ولد محمد شریف ۱۷/۳ دارالبرکات ربوہ

گواہ شد بنمبر ۲۔ نوید احمد پسر موصیہ

## مسل ۲۵۴۱۸

میں بشیر الدین احمد ولد احمد مشدی صاحب قوم انڈونیشیا پیشہ تعلیم عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

بشیر الدین احمد آف جاکرتہ انڈونیشیا حال ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد بنمبر ۱۔ فہیم احمد شاہد وصیت ۲۴۷۵۱ ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد بنمبر خالد محمود سدھو وصیت ۲۴۰۹۲ ناصر ہوسٹل ربوہ

## مسل ۲۵۴۱۹

میں احمد ہدایت اللہ ولد موصول صاحب قوم انڈونیشیا پیشہ طالب علم عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

احمد ہدایت اللہ آف جاکرتہ انڈونیشیا حال ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد بنمبر ۱۔ فہیم احمد شاہد ناصر ہوسٹل ربوہ وصیت نمبر ۲۴۷۵۶

گواہ شد بنمبر ۲۔ خالد محمود سدھو ناصر ہوسٹل ربوہ وصیت نمبر ۲۴۰۹۲

## مسل ۲۵۴۲۰

میں ظہیر احمد ولد چوہدری محمد رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

**العبد**

ظہیر احمد ولد محمد رفیق صاحب ۲/۳ دارالبرکات ربوہ

گواہ شد بنمبر ۱۔ راجہ میز احمد خان اقصیٰ روڈ دارالبرکات ربوہ وصیت ۲۴۴۴۳

گواہ شد بنمبر ۲۔ عبدالحمید صابر وصیت نمبر ۲۵۴۹۲ (۲/۸ دارالبرکات ربوہ)

---

### شجر کاری اور اطفال

شجر کاری کے موسم میں اطفال سے زیادہ سے زیادہ درخت لگوائیں نیز ان کی حفاظت بھی کریں یہ ہمارا قومی فرض ہے۔ (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ملتان بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ایک احمدی طالب علم اوّل رہا

## مکرم منصور احمد چغتائی پانچ وقت کے نمازی ہیں: بحوالہ جنگ و نوائے وقت

احباب جماعت کو نہایت خوشی کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک ہونہار مخلص احمدی طالب علم عزیز مکرم منصور احمد چغتائی صاحب نے ملتان بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں 893 نمبر حاصل کر کے لڑکے لڑکیوں میں مجموعی طور پر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

عزیز مکرم منصور احمد چغتائی ساہیوال کے مکرم طاہر احمد چغتائی کے صاحبزادے اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کے پڑپوتے ہیں۔ عزیز مذکور گورنمنٹ کالج ساہیوال کا طالب علم ہے روزنامہ جنگ لاہور ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء میں عزیز مکرم کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے:۔

"وہ اس سے پہلے مڈل کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔ اس نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ انجینئر یا سائنسدان بن کر ملک کی خدمت کریگا۔ آج جب اسے کامیابی کی خبر گورنمنٹ کالج ساہیوال کے پرنسپل فخر بہادر زار نے سنائی تو وہ سجدہ میں گر گیا۔ منصور احمد کے والد نے بتایا کہ ان کا بیٹا پانچ وقت کا نمازی ہے۔ اور وہ ہوم ورک باقاعدگی سے کرتا اور پڑھائی کے لئے قریبی باغات میں جا کر بیٹھا رہتا۔"

مکرم منصور احمد چغتائی صاحب کی کامیابی پر روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء نے صفحہ اوّل پر خبر اور مکرم منصور احمد صاحب کی تصویر شائع کی۔ اس اخبار نے لکھا:۔

"ساہیوال۔ ۲۹ اگست (نامہ نگار) ثانوی تعلیمی بورڈ ملتان کے امتحان میں گورنمنٹ کالج ساہیوال کے طالب علم منصور احمد چغتائی رول نمبر 2270 نے 893 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔.....

منصور احمد نے ابتدائی تعلیم مقامی کانونٹ سکول سے حاصل کی۔ بعد میں انہوں نے گورنمنٹ جامع ہائی سکول میں داخلہ لیا اور مڈل کے امتحان میں ملتان بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی میٹرک کے امتحان میں وہ اپنے سکول میں اول آئے اور مقامی گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا اور سال اول کے امتحان میں بھی انہوں نے پہلی پوزیشن حاصل کر کے سال اول کے امتحان کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا۔ منصور احمد نے آج نمائندہ نوائے وقت سے ملاقات کے دوران بتایا کہ میری کامیابی اللہ کے فضل و کرم والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی شفقت کی بدولت ہوئی ہے۔ کالج کے پرنسپل فخر بہادر زار میری بھرپور حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔ آج جب منصور احمد کو ان کی کامیابی کی خبر سنائی گئی تو وہ سجدہ میں گر گیا۔

ایک سوال کے جواب میں اس نے بتایا کہ میں استخارہ کے ذریعہ اللہ سے راہنمائی حاصل کروں گا کہ مجھے سائنسدان بننا ہے یا انجینئر۔ اس کے بعد ہی فیصلہ کروں گا۔

منصور احمد شروع سے پکا نمازی ہے اور اپنی کامیابی کے لئے ہر وقت اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر دعائیں مانگتا تھا۔

منصور کے والد طاہر احمد چغتائی فیروز لیبارٹریز نوشہرہ میں ملازم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے بیٹے کے لئے کبھی ٹیوشن کا انتظام نہیں کیا۔ بلکہ میرا بیٹا ہوم ورک کی پابندی کرتا تھا اور گھر پر اپنی والدہ سے بھی تعلیم حاصل کرتا رہا ہے۔"

مکرم منصور احمد چغتائی صاحب کی اس عظیم کامیابی پر ان کے کالج۔ گورنمنٹ کالج ساہیوال کے کالج گزٹ نے لکھا ہے:۔

"کالج کے لئے یہ اعزاز سرمایۂ افتخار ہے۔ اور ساتھی طلبہ کے لئے محنت اور مقصد کے ساتھ لگن کی ایک قابل تقلید مثال ہے۔ ہم منصور احمد کی مزید ترقی و خوشحالی کے لئے دعا گو ہیں۔

منصور احمد نے اپنی کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی، والدین کی تربیت، اساتذہ کی توجہ، اپنی مسلسل محنت اور بزرگوں کی دعا کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی کامیابی میں کالج کے صحیح اور مثالی تعلیمی ماحول کا بہت دخل ہے۔ جو ہمارے پرنسپل صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ وہ ہر وقت طلبہ اور ادارے کی بہبود و ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔"

مکرم منصور احمد چغتائی صاحب کے والد محترم نے الفضل کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ:۔

"یہ خبر سب سے پہلے ریڈیو پاکستان ملتان سے نشر ہوئی (۲۹ اگست) اگلے روز یعنی ۳۰ اگست کو تمام اخبارات میں یہ خبر پہلے صفحہ پر نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ پاکستان ٹائمز لاہور نے بھی تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی..... اس کی کامیابی سے نہ صرف ہم کو خدا نے عزت بخشی ہے بلکہ ساری جماعت کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے عزیزم منصور احمد کی محنت اور سب کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یہ بڑا اعزاز بخشا ہے۔ خدا تعالیٰ عزیزم کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ خدا اسے صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین!"

سب احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین ثم آمین!

ادارہ الفضل مکرم منصور احمد صاحب چغتائی اور ان کے والد محترم طاہر احمد چغتائی کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ذہین اور ہونہار نوجوان کو مستقبل میں اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقیات عطا کرے اور اپنے فضل سے عزیز موصوف کے علم و فضل میں برکات عطا کرے اور عزیز موصوف کا وجود پاکستان بھر میں اور دنیا بھر میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی پیش خبریوں کی صداقت کا ثبوت فراہم کرنے کا ذریعہ بنے۔ آمین۔

سنہری موقع
ربوہ کی سب سے بارونق شاہراہ کالج روڈ پر واقع
راجہ مارکیٹ میں دوکانیں نہایت مناسب کرایہ پر حاصل کریں۔ کوئی ایڈوانس نہیں۔ فوری قبضہ، ٹیلرنگ، جنرل سٹور، کپڑے کا کاروبار اور دیگر کاروبار کرنے والوں کے لئے سنہری موقعہ
نوٹ: بجلی۔ پانی۔ باتھ روم۔ فلش لٹرین کی سہولت بھی میسر ہے
رابطہ و کرایہ نامہ کے لئے: ہمارے مختار:
میر مبشر احمد طاہر آف لیپرڈ کیش اینڈ کیری شاپنگ سنٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ سے ملیں۔
راجہ احمد خان پروپرائٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ۔ ربوہ

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون
685511
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبد اللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز